نہ مانو گے گر تم کسی کا کہا　　　　تو پاؤ گے عقبیٰ میں اس کی سزا
یہاں پر ہے جو کچھ کہ میں نے لکھا　　　　کریں اس پر انصاف مومن ذرا
بتائیں وہ پھر از برائے خدا　　　　غلط اس میں ہے ہم نے کیا کیا لکھا
وہ ہے کون رسمِ شنیع و خراب　　　　نہ ہوتا ہو باعث سے جس کے عذاب
دیا جن کو ایمان حق نے ذرا　　　　وہ انصاف بے شک کریں اے ولا
نہیں جن کو دنیا میں خوفِ خدا　　　　زباں پر جو آئے کہیں بَر مَلا
جو ہیں مرد دنیا میں پرہیز گار　　　　میں کہتا ہوں اُن سے یہی بار بار
بزرگوں کا جو جو کہ شیوہ رہا　　　　اسے سیکھ لو تم برائے خدا
شریعت کے رستے سدا تم چلو　　　　جو ہے فعلِ مشرک اسے چھوڑ دو
یہ دنیا تو ہے پنج روزہ مقام　　　　نہ ہرگز یہاں پر کرو تم وہ کام
کہ جس سے ہو تم پر خدا کا عتاب　　　　بروزِ قیامت اٹھاؤ عذاب
کرے شرک مسلم یہ زیبا نہیں　　　　یہ مردِ مسلماں کا شیوہ نہیں
رکھے بدعتوں پر جو اپنا یقیں　　　　ہدایت کے رستے پہ ہرگز نہیں
پڑا بدعتوں کا ہو جس پر وبال　　　　ضلالت سے بچنا ہے اس کا محال
رسومِ قبیحہ میں لگ کر مُدام　　　　نہ نفسِ لعیں کے بنو تم غلام
خدا کی ہو دل میں جو عظمت ذرا　　　　اماموں کو سمجھو نہ حاجت روا
بہ وقتِ مصیبت تمہیں دے اماں　　　　بہ جز رب کسی میں یہ طاقت کہاں
رکھو یاد دل میں اُسی کی سدا　　　　دیا کُن سے عالَم ہے جس نے بنا
مُرادیں جو مانگو تو اس کے حضور　　　　کرے گا کرم سے وہ پوری ضرور
عبادت کرو تم اس کی جناب　　　　ہیں دنیا کی رسمیں سو چھوڑو شتاب
دعا ہے یہ محمودؔ کی اے خدا　　　　محمد کے رستے پہ ہم کو چلا

کیا اِس رسالہ کو میں نے تمام
خدا کو سجود اور نبی پر سلام

(مطبوعہ: پندرہ روزہ ''الاحرار'' لاہور، جلد۱۹، شمارہ۲۱، ۲۲۔ فروری ۱۹۹۰ء)

ابو طلحہ عثمان ایم اے

بھیڑیا اور شیر

کئی سال پہلے کی بات ہے جنگل کا بادشاہ شیر خان بوڑھا ہوگیا تھا۔ شکار میں آسانی کے لیے اُس نے اپنے سالار مسٹر بھیڑیے اور وزیر داخلہ مسٹر لومڑ کو خصوصی حصے دار بنایا۔ پہلے ہی دن جو شکار ہاتھ آیا وہ ایک ہرن، ایک گدھا اور ایک خرگوش تھا۔ شیر نے پوچھا تقسیم کیسے کی جائے۔ مسٹر بھیڑیے نے جھٹ سے جواب دیا جناب آپ تو بادشاہ ہیں گدھا آپ کا، خرگوش لومڑ کا اور ہرن میرا۔ بوڑھے شیر نے بھیڑیے کو ایک تھپڑ جڑ دیا اور اس کی آنکھ نکال دی۔ اب شیر لومڑ کی طرف متوجہ ہوا۔ لومڑ فوراً بولا سرکار کی رٹ سلامت رہے، خرگوش آپ کا صبح کا ناشتہ، ہرن آپ کا لنچ اور گدھا آقائے ولی نعمت کا شام کا کھانا ہے۔

شیر خان ''ارے سیانے لومڑ! تو نے یہ تقسیم کہاں سے سیکھی۔'' لومڑ نے ہاتھ باندھ کر کہا: ''بھیڑیے کی آنکھ سے عالی جاہ۔''

جنگل کے بادشاہ کا سکہ جاری رہا مگر منتقم مزاج بھیڑیے نے اپنا زخم بھلایا نہیں، اُس نے اپنی برادری کے بھیڑیوں اور دوسرے درندوں کو ساتھ ملایا اور عین اپنی معزولی کے دن شیر خان کو اس کے بھائی سمیت پنجروں میں بند کر دیا...... اڑوس پڑوس کے شیر خان کے خیر خواہ بادشاہوں نے مسٹر بھیڑیے کی منت، خوشامد کر کے اس کی جان بخشی کرائی تاہم پنجروں سے نکال کر اُن کو دیس بدر کر دیا گیا۔

اب بھیڑیے نے سات سمندر پار آل بوزنہ سے یاری لگائی۔ جنگلستان کے شریف امن پسند باسیوں کو پکڑ پکڑ کر لنگوروں کے ہاتھ فروخت کرنا شروع کر دیا۔ جو پکڑے نہ گئے انہیں اپنے بھیڑیا سالاروں اور سیانے ورکروں کے ذریعے آتش و آہن کے حوالے کر دیا۔ اس عمل پر بھی خوب ڈالر اور تحسین کے ڈونگرے ملے۔ دین دشمن کمانڈو بھیڑیے نے مشرق و مغرب کے ان گنت ملکوں کی تباہی و بربادی میں چالیس لنگوروں کا بھرپور ساتھ دیا۔ چھپن ہزار سے زائد آگ برسانے والے کارپٹ بمباروں کے ذریعے داڑھی اور پگڑی والوں کا شکار کیا گیا...... جنگلستان میں بھلے مانس باسیوں کے علاوہ بے گناہ بچوں اور بچیوں کو بھی فاسفورس بموں سے بھون دیا گیا۔ دین دشمن لنگوروں سے شاباش حاصل کرنے کے لیے بیسیوں مساجد اور مدارس کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیا گیا۔ کمانڈو بھیڑیے کو روکنے والا کوئی نہ تھا۔ اس نے خود ہی اپنی خودنوشت میں لکھا ہے کہ:

''میرا احسان'' ''وہ'' کیسے بھلا سکتے ہیں کہ زائد از ساڑھے سات سو دہشت گرد میں نے پکڑ کر اُن کو دیے اور اس